مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت
(تحقیقی و مطالعاتی جائزہ)

A Research Study on Mufti Muhammad Shafi's Personality

ڈاکٹر اسد اللہ*

ڈاکٹر عبد الماجد**

ABSTRACT

Mufti Muhammad Shafi was a great spiritual leader & Pakistan's grand mufti as well, he served in different fields with his knowledge, Research & write-ups. He translated & wrote the explanation of the Holy Quran, he had a keen grasp on Fiqh, Hadees & other religious affairs. Thousands of fatwas had been issued by him & built well known Islamic university naming Jamia Darul Uloom Karachi, he participated in politics too for the national cause & struggled too much for the Islamic contribution in the constitution of the Islamic Republic of Pakistan. This Research Paper contains his life, his early education, his written and speaking services along with academic efforts, struggle in the Pakistan movement, and his political life. This research article has a brief discussion on the different ways of Mufti Muhammad Shafi's life which describes some events, achievements, and a success story. While working on this research, written material and supportive content was selected very carefully and took very good care of authenticity among every kind of reference as well.

KEY WORDS: *Mufti Muhammad Shafi, Religious affairs, National cause, Pakistan Movement, Political Life.*

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے برصغیر کے ایک علمی خاندان میں آنکھ کھولی، ان کے والد ماجد مولانا محمد یاسین رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کے کے بڑے ناموں میں سے ایک تھے، مفتی محمد رفیع عثمانی اپنے والد ماجد کے ابتدائی حالات زندگی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "والد ماجد حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا آبائی وطن دیوبند ہے، جو ضلع سہارنپور، یوپی میں برصغیر کا مشہور ترین قصبہ ہے، یہیں آپ کی ولادت 1314ھ میں شعبان کی تقریباً 20 تاریخ کو ہوئی، شمسی حساب سے یہ جنوری 1897ء تھا"۔[1]

---

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ قرآن وسنۃ، کلیہ معارف اسلامیہ، وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس و ٹیکنالوجی، کراچی

**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس و ٹیکنالوجی، اسلام آباد

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے حوالے سے مفتی محمد رفیع عثمانی رقم طراز ہیں:

"آپ کے دادا نے نام 'محمد مبین' رکھا تھا، لیکن آپ کے والد بزرگوار نے والد کی اطلاع کا خط اپنے شیخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا تو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں نام 'محمد شفیع' تجویز فرمایا۔[2]

ابتدائی تعلیمی وتربیتی مراحل

ان کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں حافظ اکبر شاہ بخاری لکھتے ہیں:

"مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ سال کی عمر میں حافظ محمد عظیم صاحب کے پاس دارالعلوم دیوبند میں قرآن کریم کی تعلیم شروع کی، فارسی کی تمام مروجہ کتابیں اپنے والد محترم سے دارالعلوم میں پڑھیں، حساب وفنون اور ریاضی کی تعلیم اپنے چچا مولانا منظور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی، سولہ سال کی عمر میں دارالعلوم دیوبند کے درجہ عربی میں داخل ہوئے، 1335ھ میں فارغ التحصیل ہوئے"۔[3]

مفتی محمد رفیع عثمانی اپنے والد ماجد کی ابتدائی تعلیم کی بابت مزید لکھتے ہیں:

"والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے عربی، نحو، صرف اور فقہ کی ابتدائی کتابیں بھی فصول اکبری، ہدایۃ النحو اور منیۃ المصلی تک اپنے والد موصوف سے فارسی تعلیم کے ساتھ ہی پڑھ لی تھیں، اس طرح تعلیم قرآن کے بعد تقریباً پانچ سال فارسی، ریاضی وغیرہ کی پوری تعلیم اور عربی کی ابتدائی کتب میں صرف ہوئے"۔[4]

تدریسی زندگی کا باقاعدہ آغاز

1335ھ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دورہ حدیث کی تکمیل کی، کچھ فنون کی کتابیں باقی تھیں، جن کی تکمیل 1336ھ میں فرمائی، درس نظامی کی مکمل تعلیم سے نہایت ممتاز حیثیت سے فارغ ہوئے، اس وقت عمر 22 سال تھی، اساتذہ کرام اور حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی نگاہ انتخاب عرصے سے آپ پر تھی، اسی سال آپ کو کچھ اسباق پڑھانے کے لیے سپرد فرمادیے گئے۔[5]

اسی بارے میں حافظ اکبر شاہ بخاری کہتے ہیں:

"حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم وتدریس کا سلسلہ دارالعلوم دیوبند میں ابتدائی کتابوں سے شروع فرمایا، پھر سالہا سال اوپر کے درجات میں تمام علوم وفنون اپنے باکمال اساتذہ کے زیر سایہ پڑھائے۔ حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ دارالعلوم دیوبند کی طرف سے تو

صرف 6 گھنٹے کی پابندی تھی، مگر میں روزانہ 18 گھنٹے کام کرتا تھا۔ بالآخر بزرگوں کی خواہش و ایماء پر آپ کو درجہ علیاء (دورہ حدیث) کے اساتذہ میں شامل کرلیا گیا"۔[6]

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر جن اساتذہ کے گہرے نقوش ہیں، ان کا تذکرہ کرتے ہوئے حافظ اکبر شاہ بخاری لکھتے ہیں:

"جن عظیم المرتبت علماء امت سے آپ نے شرف تلمذ حاصل کیا، ان میں امام العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری، مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی، فخر الہند حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی، شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی، سید العلماء حضرت مولانا سید اصغر حسین، شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی اور حضرت مولانا رسول خان ہزاروی جیسے اکابرین شامل ہیں"۔[7]

بیعت وخلافت اور اصلاحی تعلق

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے بزرگوں اور اولیا کی گہری عقیدت و محبت اپنے والد ماجد سے وراثت میں پائی تھی، جو بزرگوں کے شیدائی اور ان کا زندہ تذکرہ تھے:

"حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کو آپ پر بے حد شفقت تھی، اگر کسی روز حاضر نہ ہوتے تو دریافت فرماتے تھے، ایک مرتبہ آپ کو بخار ہوا، دوروز تک حاضر نہ ہوسکے، تیسرے روز جب پہنچے تو دیکھا حضرت کہیں جانے کے لیے کھڑے ہیں، معلوم ہوا آپ ہی کے گھر جانے کا قصد فرمایا تھا، اسی عرصے میں آپ نے کئی مرتبہ عرض کیا کہ حضرت مجھے بیعت فرمالیجیے، ہمیشہ یہی فرمایا کہ طالب علمی سے فارغ ہو جاؤ تو کریں گے۔"[8]

سید قاسم محمود مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلۂ بیعت کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

"ابتدا میں باطنی تعلق شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ سے قائم رہا، ان کی وفات کے بعد 1346ھ میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے، 1349ھ میں مجازِ بیعت قرار پائے، مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی، روحانی اور سیاسی جانشین تھے۔"[9]

اسی سلسلے میں مفتی رفیع عثمانی لکھتے ہیں:

"1337ھ میں درس نظامی کی تعلیم سے فراغت ہوئی تو حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ مالٹا جیل میں تھے، ان کی مفارقت آپ پر پہلے ہی بہت شاق تھی، اوراب تو انتہائی صبر آزما بن گئی، حضرت

مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس وقت ہندوستان میں تشریف نہ رکھتے تھے، دو بزرگوں پر نظر جاتی تھی، ایک حضرت مولانا شاہ عبدلرحیم صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کے والد ماجد کی رائے میں ترجیح اس کو ہوئی کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے رجوع کیا جائے، کیونکہ سابقہ حاضری اور تعلیم سے ایک مناسبت قائم ہو چکی ہے"۔[10]

اسی بابت احمد سعید کہتے ہیں کہ:

"مفتی صاحب زمانہ طالب علمی سے ہی حضرت شیخ الہند کی خدمت میں حاضری کا شرف رکھتے تھے اور حضرت بھی نہایت شفقت فرماتے تھے، اسارت مالٹا سے پہلے دو رمضان آپ کے ساتھ تمام تراویح میں شرکت کی سعادت بھی حاصل کی تھی، مگر اس وقت طالب علمی کی وجہ سے حضرت نے بیعت کرنا پسند نہ فرمایا تھا، حضرت شیخ الہند کی وفات کے بعد حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب رجوع کیا اور آپ کے دست مبارک پر تجدیدِ بیعت کی"۔[11]

علمی و دینی خدمات

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات پر سید قاسم محمود روشنی ڈالتے ہیں:

"مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے درس و تدریس اور خدماتِ افتاء کے علاوہ قرآن و حدیث، فقہی مسائل اور تصوف و اصلاح کے اہم موضوعات پر بے شمار علمی اور دینی تصانیف مرتب فرمائیں، جن کی تعداد دو سو سے زائد ہے، آپ کی تصانیف میں "معارف القرآن کو اعلیٰ مقام حاصل ہے، یہ تفسیر آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔"[12]

اسی حوالے سے حافظ اکبر شاہ بخاری بیان کرتے ہیں کہ:

"مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی بڑی تصانیف کی تعداد دو سو سے زائد ہے، ان میں سب سے عظیم الشان تالیف قرآن کریم کی تفسیر "معارف القرآن" ہے، جو آٹھ جلدوں میں مکمل ہوئی، بلاشبہ یہ ان کا زبردست کارنامہ ہے، انہوں نے قانون، دستور، معاشیات، تاریخ اور لغت کے موضوعات پر بیش قیمت کتابیں تالیف کیں، ان کے تحریری فتاویٰ کی تعداد دو لاکھ سے متجاوز ہے، جو شرعی فیصلے زبانی دیے، ان کی تعداد بھی کم و بیش اتنی ہی ہو گی، ریڈیو پاکستان سے سالہا سال تک درس قرآن کا نشری سلسلہ اس کے علاوہ ہے۔"[13]

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفی و تالیفی خدمات پر مولانا عبد الشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یوں تو دین کے ہر شعبہ، تفسیر و حدیث، فقہ و عقائد و کلام، معیشت و سیاست، سیرت و تاریخ، اصلاح و ارشاد اور تعلیم و تربیت اور زبانِ ادب میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں، مگر آپ کا خاص موضوع فقہ رہا ہے اور اس میں جو خداداد ملکہ وسعت تحقیق کی اور دقت نظری آپ کو حاصل تھی، وہ مفتی صاحب کا ہی خاصہ تھا، صرف علم فقہ میں آپ نے ایک سو کے قریب رسائل تصنیف فرمائے، اسی طرح حضرت کے رشحات قلم سے جو فتاویٰ دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم کراچی میں محفوظ ہیں، ان کی تعداد بھی ایک لاکھ کے قریب ہے۔"[14]

علم فقہ میں مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کو جو خداداد بصیرت حاصل تھی اور تفقہ کا جو خاص ملکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا تھا، اس کی وجہ سے بجاطور پر آپ کو "مفتی اعظم پاکستان" کے لقب کا اعزاز ملا۔

اس بارے میں مولانا عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں کہ:

"علم تفسیر میں احکام القرآن عربی اور تفسیر معارف القرآن آپ کے لیے عظیم صدقۂ جاریہ ہیں اور ایسے علمی شاہکار ہیں جو معارف قرآنیہ کے پیاسوں کے لیے باعث تسکین بنے رہیں گے اور یہ ایسے عظیم کارنامے ہیں کہ اس صدی میں تو کیا، شاید قریب کی گزشتہ صدیوں میں بھی ان کی نظیر ملنی مشکل ہے، باوجود ضعفِ عمر اور انحطاطِ قویٰ اس خدمت کو انجام تک پہنچادینا مفتی صاحب کی کرامات میں شمار کیے جانے کے قابل ہے، ظاہر ہے کہ تفسیر معارف القرآن کے تقریباً چھ ہزار صفحات پر مشتمل مضامینِ عالیہ اور معارفِ قرآنیہ کو محققانہ انداز میں بیان کرنا کرامت سے کم نہیں ہے۔"[15]

دارالعلوم کا قیام اور اس سے متعلق تعلیمی، تدریسی وانتظامی سرگرمیاں

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات میں سب سے نمایاں کارنامہ دارالعلوم کے نام سے ایک جدید یونیورسٹی کا قیام ہے، آج بھی دنیا کے گوشے گوشے سے علوم نبوی کے شیدائی آکر جامعہ سے اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔

اس کے آغاز کے بارے میں حافظ اکبر شاہ بخاری بیان کرتے ہیں کہ:

"مفتی رحمۃ اللہ علیہ کو دینی علوم کے فروغ کا بڑا احساس تھا، انہوں نے 1370ھ میں نہایت بے سروسامانی کے عالم میں اس کام کا یوں آغاز کیا کہ محلہ نانک واڑہ کی ایک عمارت میں مدرسہ اسلامیہ قائم کیا، جس میں صرف ایک استاد اور چند طلباء تھے، چندماہ بعد یہ مدرسہ دارالعلوم بن گیا اور آج کورنگی میں یہ شاندار دینی درسگاہ ہے، جس میں تقریباً دوہزار طلباء تحصیل علم میں

مصروف ہیں، یہاں قرآن مجید، حدیث، فقہ، ادب، منطق، فلسفہ، ریاضی، علم کلام وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔"[16]

تاسیس دارالعلوم کراچی کے حوالے سے حضرت کے جانشین مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"ہجرت پاکستان کے بعد حضرت والد صاحب نے دو کاموں کو اپنا مقصد زندگی بنا لیا تھا۔ ایک پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جدوجہد، دوسرے کراچی میں یہاں کے شایان شان دارالعلوم کا قیام۔ ابتدائی دو سال تو قرارداد مقاصد اور اسلامی دستور کی جدوجہد جو انتہائی بے سروسامانی میں ہو رہی تھی، اسی کی مشغولیت اتنی رہی کہ دارالعلوم کے قیام میں کامیابی نہ ہو سکی، پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب پیدا فرمائے کہ محلہ نانک واڑہ میں سکھوں کے زمانے کے ایک اسکول کی خالی عمارت دارالعلوم کے لئے عطا فرما دی۔ اس وقت تک کراچی میں مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کے سوا کوئی مدرسہ نہ تھا، بلکہ پورے پاکستان میں گنے چنے چند ہی مدارس تھے، علوم دینیہ کے طلبہ پریشان تھے۔ یہ مدرسہ کھلا تو ملک کے اطراف واکناف سے طلبہ آنے شروع ہو گئے اور چند مہینے کے اندر اندر یہی مدرسہ "دارالعلوم کراچی" بن گیا۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے کورنگی میں والد صاحب کو چھپن ایکڑ زمین دارالعلوم کے لئے عطاء فرمادی، تو جدید تعمیرات بقدر ضرورت مکمل ہو جانے کے بعد دارالعلوم یہاں منتقل فرما دیا۔ حضرت والد صاحب کی للّٰہیت کا یہ ثمرہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس دارالعلوم کو دنیا کے عظیم دینی مدارس کی صف میں لا کھڑا کیا اور پاکستان کے عظیم ترین دینی اداروں میں اسے ممتاز مقام حاصل ہے"۔[17]

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ اسلامی درس گاہ "جامعہ درالعلوم کراچی" کا شمار اس وقت عالم اسلام کے بہترین مذہبی تعلیمی اداروں میں ہوتا ہے اور یہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبا کو پوری دنیا میں بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ دینی تعلیم حاصل کرکے عالم یا مفتی بننے والوں کی پہلی ترجیح جامعہ دارالعلوم کراچی سے مذہبی تعلیم مکمل کرکے یہاں کی ڈگری حاصل کرنا ہوتا ہے۔ آج کل اسلامی دینا کی اس قابل فخر اسلامی درس گاہ جسے اب اسلامی یونیورسٹی کا درجہ حاصل ہو چکا ہے کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مفتی محمد رفیع عثمانی ہیں جنہیں اس وقت مفتی اعظم پاکستان ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

برصغیر کی آزادی اور قیام پاکستان کے لیے سرگرم دینی وسیاسی جدوجہد

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اکابرین کے ہمراہ تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا، انہوں نے دو قومی نظریئے کے فروغ کے لیے مختلف مواقع پر لوگوں کی ذہن سازی کے لئے خطابات کیے، مضامین لکھے، اسی سلسلے میں

انہوں نے فتاویٰ کا سہارا بھی لیا۔ حافظ اکبر شاہ بخاری کہتے ہیں:

"قیام پاکستان کے مسئلے میں عام فتاویٰ اور متفرق مضامین کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1364ھ، مطابق 1945ء میں ایک مستقل رسالہ "کانگریس اور مسلم لیگ کے متعلق شرعی فیصلہ" تصنیف فرمایا، جس میں اس مسئلہ کی شرعی حیثیت کو نہایت تفصیل سے واضح فرمایا، اس موضوع پر یہ پہلی علمی کتاب تھی، جس میں غیر مسلموں سے مسلمانوں کی موالات، مصالحت اور استعانت کی تمام صورتوں کے علیحدہ علیحدہ شرعی احکام تفصیل سے جمع کیے گئے، دلائل میں حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عادت کے مطابق قرآن و سنت اور فقہی عبارات کے نہایت معتمد شواہد پیش کیے اور عقل و سیاست کے ہر پہلو سے یہ ثابت کیا کہ موجودہ حالات میں کانگریس کی حمایت سے دراصل کفر کی حمایت لازم آئے گی اور اس میں حصہ لینا قرآن و سنت کی رو سے کسی طرح جائز نہیں"۔[18]

اسلامی انسائیکلوپیڈیا کے مصنف سید قاسم محمود لکھتے ہیں:

"حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک پاکستان میں اور قیام پاکستان کے بعد بھی اعلیٰ خدمات انجام دی ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک قیام پاکستان میں اپنے شیخ مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ایماء پر حصول پاکستان کی تاریخی جدوجہد میں نمایاں کردار ادا کیا، علامہ شبیر احمد عثمانی کی معیت میں مسلم لیگ کی حمایت میں پورے ہندوستان کے دورے کیے، مطالبہ پاکستان کی حمایت میں کانگریس اور مسلم لیگ کی شرعی حیثیت میں فتویٰ دیا، جس میں کانگریس میں شمولیت کو کفر کی حمایت قرار دیا گیا۔[19]

قرارداد مقاصد اور مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان میں نفاذ شریعت کی جدوجہد

قیام پاکستان مسلمانوں کی جدوجہد کا پہلا مرحلہ تھا جس میں اللہ تعالی نے انہیں خصوصی نصرت و حمایت سے نوازا تھا، اب دوسرا مرحلہ یہاں اسلامی نظام حیات قائم کرنے کا تھا چنانچہ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی اور ان کے رفقاء نے قیام پاکستان کے فورا بعد اسلامی جدوجہد کا آغاز فرمادیا اور یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ اسلامی دستور کا ایک اجمالی خاکہ مرتب کیا جائے تاکہ حکومت کے سامنے مطالبہ وضاحت کے ساتھ پیش کیا جاسکے یہ خاکہ مرتب کرنے لئے شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے جن اکابر علماء کرام کو خصوصی دعوت دی ان میں حضرت علامہ سید سلمان ندوی، مفتی اعظم محمد شفیع، حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی اور جناب ڈاکٹر حمید اللہ قابل ذکر ہے ان حضرات نے اسلامی دستور مرتب کرنے کے لئے شب و روز محنت کی، اور ایک اسلامی دستور کا خاکہ مرتب کر کے حکومت کو پیش

کر دیا۔ اس کے بعد شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک تاریخی کارنامہ "قرارداد مقاصد" کے نامنظور کرا کے سر انجام دیا۔ قرار داد مقاصد جو پاکستان کے ہر آئین میں بطور دیباچہ چلی آرہی ہے اور 1973ء کے موجودہ آئین میں بھی شامل ہے۔ یہ وہ اہم قومی دستاویز ہے جس میں مملکت خداداد پاکستان کے مقاصد اور قومی جہد و عمل کی سمت قرآن وسنت کی روشنی میں مقرر کی گئی ہے اور ان بنیادی حدود کا تعین کیا گیا ہے جن پر دستور سازی کے تمام مراحل انجام پائے تھے۔ اور جن کی پابندی دستور ساز اسمبلی اور پاکستان کے ہر آئین کو کرنی تھی۔ یہ تاریخی دستاویز پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے سب سے پہلا ٹھوس قدم تھا، اب تک پاکستان کے دستور و قانون میں جو جو اسلامی دفعات شامل ہوئی یا آیندہ شامل ہوں گی، وہ سب در حقیقت اسی قرارداد مقاصد کی مرہون منت ہیں[20]۔

بیماری ورحلت

حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ ایک طویل عرصہ سے دل کی بیماری میں مبتلا تھے اور آپ کے انتقال سے قبل بھی آپ کو دل کے کئی دورے پڑ چکے تھے لیکن 5، اکتوبر 1976 کو منگل کی دوپہر پونے دو بجے آپ کے دل میں سخت تکلیف ہوئی، شام کو ادارہ انسداد امراض قلب کے ماہر ڈاکٹر اسلم نے آپ کا معائنہ کیا اور پھر اپنے ساتھ ہی جناح اسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹروں کی انتھک کوششوں کے باوجود رات کو بارہ بجکر چوبیس منٹ پر آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ کی جدائی سے جو خلا پیدا ہوا تھا شاید وہ کبھی بھی پر نہ ہوسکے گا۔ آپ نے تقریباً تمام عمر دین کی خدمت میں بسر کی آپ حد سے زیادہ منکسر المزاج اور بہت سی خوبیوں کا مجموعہ تھے جو کسی ایک شخصیت میں کم ہی جمع ہوتی ہیں۔ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن بھی تھے اور ملک و قوم کے سچے بہی خواہ بھی۔ آپ جیسے یگانہ روزگار لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں، آپ ایک منفرد حیثیت اور مقام کے مالک تھے، آپ کے ہزاروں معتقدین نے آپ کی نماز جنازہ حضرت ڈاکٹر عبد الحئی کی امامت میں دارالعلوم کورنگی کراچی میں ادا کی، پھر آپ کو دارالعلوم کی چاردیواری میں واقع قدیم قبرستان لے جایا گیا جہاں ہزاروں اشکبار آنکھوں نے آپ کو بڑے رنج و غم کے ساتھ آپکی آخری آرام گاہ میں اتارا اور پھر یوں اس صدی کے عظیم اسلامی رہنما کی تدفین کی[21]۔

خلاصہ بحث

مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک وہند اور مسلم دنیا کی ان عظیم شخصیات میں سے ہیں، جنہوں نے تقسیم سے قبل ہندوستان اور قیام پاکستان کے بعد مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مملکت کی دینی و نظریاتی تشکیل اور ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ اور شریعت اسلامیہ کی بالادستی کے لئے تاریخ ساز جدوجہد کی۔ آپ کی شخصیت ہمہ جہت اور آپ کی خدمات کا دائرہ نصف صدی سے یادہ عرصے پر محیط ہے، آپ نے ایک مثالی دینی ادارے دارالعلوم کے قیام کے

ساتھ قرآن و سنت کی ترویج واشاعت اور اسلامی علوم وفنون کی ترویج کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ مختلف اسلامی علوم پر آپ کی تصانیف فقہ اسلامی، فتاوی اور دیگر موضوعات پر ایک شان دار ورثہ ہے۔ آپ کی زندگی در حقیقت دینی، علمی، سیاسی وملی جدوجہد اور ملک کو قرآن وسنت کی بنیاد پر اسلامی فلاحی مملکت کے قیام سے عبارت ہے۔ مذکورہ بالا مختصر تحقیقی مضمون میں بلند پایہ عالم دین، مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وخدمات اختصار اور جامعیت کے ساتھ علمی و تحقیقی جائزہ پیش کیا گیاہے، جس کے ئے متعلقہ پر قدیم وجدید مصادر ومراجع سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے علمی و تحقیقی اسلوب ومنہج میں یہ مقالہ قلم بند کیا گیاہے، جس کا مقصد مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وخدمات کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ ملک کے دینی وعلمی حلقوں کے لئے ایک راہ عمل اور آپ کی سیرت وکردار سے راہ نمائی کے روشن نقوش فراہم کرتا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1۔ محمد شفیع، مفتی، میرے والدماجد، ادارۃ المعارف کراچی، س ن، ص:22

2۔ عثمانی، محمد رفیع، مفتی، حیات مفتی اعظمؒ، ادارۃ المعارف کراچی، س ن، ص:30

3۔ بخاری، اکبر شاہ، مفتی اعظمؒ کے مشہور خلفاء وتلامذہ، مکتبہ دارالعلوم کراچی، س ن، ص:29،30

4۔ عثمانی، محمد رفیع، مفتی، حیات مفتی اعظمؒ، ص:33

5۔ عثمانی، محمد رفیع، مفتی، حیات مفتی اعظمؒ، ص:48

6۔ بخای، اکبر شاہ، مفتی اعظمؒ کے مشہور خلفاء وتلامذہ، کراچی، مکتبہ دارالعلوم کراچی، ص:30۔

7۔ بخاری، اکبر شاہ، مفتی اعظمؒ کے مشہور خلفاء وتلامذہ، ص:30

8۔ عارفی عبدالحئی، مکاتیب حکیم الامتؒ، ادارۃ المعارف کراچی، س ن، ص:302

9۔ سید قاسم محمود، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، مکتبہ فیصل لاہور، س ن، 2/1446

10۔ عثمانی، محمد رفیع، مفتی، حیات مفتی اعظمؒ، ص:50-51

11۔ احمد سعید، بزم اشرف کے چراغ، دیوبند، دارالکتاب، دیوبند یوپی، س ن، ص:16

12۔ سید قاسم محمود، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، 2/1446

13۔ بخاری، اکبر شاہ، اکابرین وفاق المدارس، مکتبہ رحمانیہ لاہور، س ن، ص:130

14۔ ترمذی، عبدالشکور، پاک وہند کے نامور علماء ومشائخ، ادارہ اسلامیات لاہور، س ن، ص:164

15۔ ترمذی، عبدالشکور، پاک وہند کے نامور علماء ومشائخ، ص:164

16۔ بخاری، اکبر شاہ، اکابرین وفاق المدارس، مکتبہ رحمانیہ لاہور، س ن، ص:130-131
17۔ عثمانی، محمد رفیع، مفتی، حیات مفتی اعظمؒ، ملخصا، ص:185.181
18۔ بخاری، کبر شاہ، مفتی اعظمؒ کے مشہور خلفاء و تلامذہ، ص:40۔41
19۔ سید قاسم محمود، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، 2/1446
20۔ بخاری، اکبر شاہ بخاری، مفتی محمد شفیع صاحب کے مشہور خلفاء و تلامذہ، ص:50-51
21۔ بخاری، اکبر شاہ، اکابرین وفاق المدارس، ص:131